# ہماری حالت زار

(از مولوی محمد سلیمان صاحب صدیقی ہسنیاوی چمپارنپوری متعلم رحمانیہ)

آج ہم مسلمانوں کی اخلاقی، معاشرتی، تمدنی، سیاسی اور اقتصادی حالتیں اس درجہ زبوں ہو رہی ہیں کہ جن کو باوجود واضح ہونیکے سطح قرطاس پر لاتے ہوئے شرم وحیا دامنگیر ہوتی ہے۔ آہ میں اسوقت ایسی قوم کی حالت زار کا انکشاف کر رہا ہوں جو آب سے قبل اپنے اخلاق حسنہ وافعال حمیدہ اور حکمت عملی سے تمام دنیا کو مسخر و ماتحت کئے ہوئے تھی اور اقوام عالم میں معلم ومصلح کی حیثیت رکھتی تھی جس کے آفتاب خلاق وعادات کے سامنے تمام ملل وادیان کی ضیاباریاں ناپید ہو چکی تھیں مگر چونکہ اس قوم کی اصلاح کا دارومدار اسکی حالت ناگفتہ بہ کے اظہار پر مبنی ہے لہذا میں بطور مشتے نمونہ از خروارے چند حالات مفسدہ کو اختصاراً قلم بند کرتا ہوں تاکہ اس گئے گذرے ہوئے زمانہ میں بھی قوم مسلم اپنی اس حالت زار پر جو باعث ذلت وضلالت بنی ہوئی ہے اصلاحی نظر ڈالے اور اسکی حالت ماضیہ عود کر جائے جسپر آج ساڑھے تیرہ سو برس قبل تھی دور حاضرہ میں مسلمانوں کا نام زبان پر آتے ہی سستی وکاہلی بغض وحسد تفرق وتشتت کذب وافترا عناد ودشمنی تعصب وافلاس افتراق وانتشار کی مجسم صورتیں آنکھوں کے سامنے آموجود ہوتی ہیں جیسا کہ حالی مرحوم نے کہا ہے ؎

ہماری ہر ایک بات میں سفلہ پن ہے ✤ کمینوں سے بدتر ہمارا چلن ہے۔

علاوہ اس کے آج مسلمانوں کی عملی کیفیت ایسے دور سے گذر رہی ہے کہ غیر مسلم اسلام کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ موجودہ مسلمانوں کا عمل بھی اسلامی قوانین کے ماتحت نہیں ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے مذہب پر پورے طور کار بند ہو جائیں اور ایسے ہی دوسری قوموں کو بھی چاہیئے کیونکہ بغیر اسلامی احکام پر عمل کئے ہوئے اقوام عالم فلاح وبہبود کو نہیں پہونچ سکتی۔ مسلمانو! تفکر وتدبر سے کام لو اور ٹھنڈے دل سے غور کرو کہ آج تم اس لائق ہو گئے کہ تمہیں غیر قومیں عمل کی دعوت دے رہی ہیں کیوں نہ ہو جبکہ آج ہم مسلمان تغافل وتجاہل کے بحر ناپیدا کنار میں غوطہ زن ہیں حتیٰ کہ خالق حقیقی اور اس کے رسول سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول بیٹھے ہیں اور اس وعید ربانی کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔ وَلا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسھم انفسھم اولئک ھم الفاسقون (یعنی اے مومنو! ان لوگوں کے مانند مت ہو جاؤ کہ جو لوگ اللہ جل شانہ کو بھول گئے تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان سے ان کے نفس کو بھلا دیا جس کی وجہ سے ان لوگوں کو برے بھلے کی تمیز کرنی مشکل ہو گئی یہی لوگ فاسقین کی جماعت ہیں اور شب وروز تعبد وپرستش الہی میں سست وکاہل نظر آتے ہیں اور معصیت خداوندی مثلاً سرقہ قطع طریق غصب وسفک دماء دغا بازی خود غرضی شراب نوشی وغیرہ وغیرہ کو اپنا شعار بنا رکھا ہے۔ قمار بازی کبوتر بازی ناچ وگانے اور ہر قسم کے لہو ولعب میں آج وہ ہستیاں نظر آتی ہیں جو اپنے کو کلمہ حسن اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ کہنے والوں کے زمرہ میں شمار کرتی ہیں۔ مسلمانو! بڑے افسوس کا مقام ہے کہ ہم اپنے آپ کو

اسلام کے دائرہ میں بلکہ مرکز تصور کرتے ہوئے بھی ان مخربات اخلاق و دین میں مبتلا رہا کرتے ہیں حالانکہ ایسے افعال واعمال قبیحہ جو دشمن تہذیب وانسانیت وخلاف عقل وفطرت ہیں ان سے ہماری شریعت نہایت سختی سے روکتی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین یعنی انسانوں میں بعض ایسے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ سے غافل و گمراہ کردینے والی چیزوں کو حاصل کرتے ہیں اور اس میں مزا و لطف اٹھایا کرتے ہیں انہیں لوگوں کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ موجودہ زمانہ میں مسلمان اتفاق واتحاد سے بہت دور جا پڑے ہیں حالانکہ مذہب اسلام نے کل مسلمانوں کو ایک سلک کے اندر منسلک ہونے کی تعلیم دی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم یعنی سارے مومن ومسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اگر بتقاضائے بشریت تمہارے بھائیوں کے درمیان اختلاف ونزاع واقع ہو تو صلح کرادو جس طریقہ سے ایک بھائی کو اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ شفقت و محبت ہوا کرتی ہے اور شادی وغم میں شریک حال رہا کرتے ہیں ایسے ہی ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے ساتھ ہونا چاہئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی تعریف یوں فرمائی ہے۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المومن کرجل واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ ان اشتکی راسہ اشتکی کلہ یعنی کل مسلمان مانند ایک مرد کے ہیں کہ اگر آنکھیں درد والم میں مبتلا ہوتی ہیں تو کل اعضا اسی درد کے اثر کو محسوس کرتے ہیں اور اگر دوران سر ہوتا ہے تو سارا جسم اس کی وجہ سے بے چین ومضطرب ہوتا ہے ایسے ہی اگر ایک مسلمان پر مصائب وتکالیف آن پڑیں تو ہر ایک فرد کو اس کا اثر محسوس کرکے اسکے دفعیہ کی صورت اختیار کرنی چاہئے دیکھا آپ نے کہ مذہب اسلام نے اپنے متبعین کو اتفاق واتحاد کی کیسی تعلیم دی ہے مگر افسوس کہ ہم لوگوں نے اس کو پس پشت ڈال دیا ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمانوں کا شیرازہ بکھرا ہوا نظر آتا ہے اور ان کی ذہنی طاقتیں زائل ہوگئیں اور ان کا اعزاز واکرام غیروں کے نزدیک باقی نہ رہا اور نہ حکومت تک انکی رسائی ہے اور نہ کسی عہدوں پر ان کی اکثریت اور نہ کونسل واسمبلی وغیرہ میں انکی نشستیں حسب خواہ نظر آتی ہیں ؎

نہ اہل حکومت کے ہم راز ہیں ہم ٭ نہ درباریوں میں سرافراز ہیں ہم

اگر مسلمانوں کی اقتصادی حالتوں کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مسلمان کسقدر غیر اقوام سے اقتصادیات میں پیچھے ہیں کیوں نہ ہو تجارت کو انہوں نے معیوب سمجھ رکھا ہے نوکری میں ان کا قدم پیچھے، کوشش کرنی یہ نہیں جانتے۔ سیم وزر ان کے پاس نہیں غرض کہ پستی کے غار میں گرتے ہی جارہے ہیں بقول حالی ؎

اگر سانس دن رات کے سب گنیں ہم ٭ تو نکلیں گے انفاس ایسے بہت کم
کہ ہو جس میں کل کے لئے کچھ فراہم ٭ یونہی گذرے جاتے ہیں دن رات پیہم

مگر بخلاف ان کے دوسری قوموں کو دیکھیں کہ کسطرح اقبال وترقی مال و دولت جاہ وحشمت میں مسلمانوں سے آگے آگے نظر آتی ہیں ؎